السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تعویذ پہننا شرک اصغر ہے۔ ؟کیا قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات پہننا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعویذ اگر شرکیہ الفاظ پر مشتمل اور آدمی اس کی عبادت کرتا ہو تو تعویذ پہننا شرک اکبر ہے، اور اگر اس تعویذ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سلامتی کا ایک ذریعہ ہے تو شرک اصغر ہے۔ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات کے بارے میں اہل علم کے مابین دو موقف پائے جاتے ہیں، لیکن راجح اور مبنی براحتیاط موقف یہی ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ نہی پر مبنی احادیث عام ہیں جو قرآنی اور غیر قرآنی تمام قسم کے تعویذات کو شامل ہیں۔ نہی پر مبنی احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

’’قال النبی صلی اللہ علیہ سلم "من علق تمیمة فلا أتم اللہ لہ " (رواہ أحمد, أبوداوٗد, ابن ماجہ وصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ)‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے تعویذ لٹکایا (پہنا) اللہ تعالی اسکی مراد پوری نہ کرے۔

’’قال النبی صلی اللہ علیہ سلم "من تعلق تمیمة فقد أشرک " (رواہ أحمد والحاکم) ووصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ)‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تعویذ لٹکایا (پہنا) اس نے شرک کیا۔

’’عن عقبة بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ أقبل إلیہ رہط فبایع تسعة وأمسک عن واحد فقالوا یا رسول اللہ بایعت تسعة وترکت ہذا؟ قال إن علیہ تمیمة فأدخل یدہ فقطعہا فبایعہ وقال من علق تمیمة فقد أشرک (مسند أحمد).‘‘

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان میں سے) نو سے بیعت لی اور ایک کو چھوڑ دیا، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے نو سے بیعت لی اور اسکو چھوڑ دیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر تعویذ ہے (وہ تعویذ پہنے ہوئے ہے) چنانچہ اپنے ہاتھ کو داخل کیا اور اس (تعویذ) کو کاٹ دیا اور فرمایا جس نے تعویذ پہنا اس نے شرک کیا۔

’’وقال النبی صلی اللہ علیہ سلم للذي رأي في یدہ حلقة من صفر ماہذا؟ فقال من الواہنة, قال انزعہا فإنہا لاتزیدک إلا وہنا فإنک لومت وہی علیک ماأفلحت أبدا. (رواہ أحمد والحاکم وصححہ الشیخ الألبانی رحمہ اللہ)‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا ایک چھلہ دیکھا تو کہا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا واہنہ (ایک مرض) کی وجہ سے پہنے ہوئے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اتار دو یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا اور اگر اس چھلے کو پہنے ہوئے موت ہوگئ تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔

’’وقال سعید بن جبیر رحمہ اللہ من قطع تمیمة من إنسان کان کعدل رقبة)‘‘ (رواہ إبن أبی شیبة 7/375)

سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی انسان سے تعویذ کاٹ دی تو یہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شرکیہ الفاظ پر مبنی تعویذ شرک ہے، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے اسی طرح بعض وہ کتابیں جو تعویذوں کے بارے میں لکھی گئی ہیں جن پر بدعتی اور علماء سوء اعتماد کرتے ہیں اور انہی کتابوں سے تعویذ لکھ کر لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں ان سے بچنا اور دور رہنا بھی ضروری ہے۔

اسی طرح قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ بھی صحیح قول کے مطابق ناجائز ہے۔

باقی رہا مسئلہ دم جھاڑے کا تو جھاڑ پھونک اگر قرآنی آیات یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح دعاؤں سے کیا جائے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر شرکیہ کلمات یا ایسے مبہم الفاظ سے جن کا معنیٰ ومطلب سمجھ میں نہ آئے ان سے کیا جائے تو ناجائز ہے۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب